جواب۔۶، ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاک بھارت جنگ کے وقت میجر عزیز بھٹی لاہور سیکٹر برکی کے علاقے میں ایک کمپنی کی کمان کر رہے تھے۔

(ہ)۔ بھارتی فوج حملے کے لیے کون کون سے وسائل استعمال کر رہے تھے؟

جواب۔ بھارتی فوج نے اپنے سارے وسائل حملے میں استعمال کیے ان میں چھوٹے ہتھیار، چھوئے اور بڑے توپ خانے ،ٹینک اور بھاری گولہ بارود اس جنگ میں استعمال کیا گیا۔

(و)۔ کے دوران میں میجر عزیز بھٹی کے کردار کو تفصیل سے بیان کیجیے۔

جواب۔ میجر عزیز بھٹی اپنے جوانوں کے ساتھ دشمن کے لیے آہنی دیوار ثابت ہوئے۔ بے تحاشا گولہ باری کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنے رہے۔ ۹ اور ۱۰ ستمبر کی درمیانی شب میں دشمن نے پوری بٹالین برکی کے محاذ پر لگا دی۔ میجر عزیز بھٹی کو اپنی طرف نہر کی طرف پلٹ آنے کو کہا گیا لیکن انہوں نے اپنے جوانوں کے ساتھ پیش قدمی جاری رکھی یہاں تک وہ اس مقام پر نہیں پہنچ گئے جہاں پر دشمن نے قبضہ کر لیا تھا۔ ہماری بہادر فوج نے ایک گھمسان کی جنگ لڑتے ہوئے دشمن کو وہ جگہ خالی کرنے پر مجبور کر دیا۔

(ز)۔ میجر عزیز بھٹی نے کب جامِ شہادت نوش کیا اور ان کو کون سا اعلیٰ فوجی اعزاز دیا گیا۔

جواب۔ میجر عزیز بھٹی کو ان کے کمانڈنگ آفیسر نے ایک دو دن آرام کرنے کے لیے واپس بلایا مگر میجر عزیز بھٹی نے یہ کہ کر آفر ٹھکرا دی کہ وہ اپنے وطن کے لیے خون کے آخری قطرے تک لڑیں گے۔ ۱۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ایک صبح وہ دشمن کے بالکل سامنے کھڑے ہو کر اپنے جوانوں کو ہدایات دے رہے تھے۔ کہ ایک گولہ ان کو آکر لگا اور انہوں نے کلمہ پڑھتے ہوئے جامِ شہادت پی لیا۔ ان کی شہادت کے بعد صدر پاکستان فیلڈ مارشل ایوب خان نے ان کو نشانِ حیدر کا اعلیٰ فوجی اعزاز سے ان کو نوازا۔

۲۔ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کیجیے:

(الف)۔آپ کا نام تو عزیز بھٹی تھا لیکن والدہ پیار سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہتی تھیں۔ (راجا)

(ب)۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ختم ہوئی تو آپ کا خاندان واپس آبائی گاؤں لادیاں گجرات منتقل ہو گیا۔(دوسری جنگِ عظیم)

(ج)۔ پاکستان کے۔۔۔۔۔۔۔ وطنِ عزیز کا دفاع کرنا خوب جانتے ہیں۔ (بہادر سپوت)

(د)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ان کو ہمیشہ یاد رکھے گی۔ (تاریخ)

۳۔ درست جواب کا انتخاب کیجیے:

(الف)۔ محبت فطری طور پر ہر انسان کو ہوتی ہے:

ج۔ وطن سے

(ب)۔ میجر راجا عزیز بھٹی کا تعلق کس گاؤں سے تھا:

ب۔ لادیاں

(ج)۔ بھارت نے پاکستان پر حملہ کیا:

د۔ ۱۹۶۵ء

(د)۔ میجر عزیز بھٹی پنجاب کی کون سی رجمنٹ میں سیکنڈ لیفٹیننٹ تھے:

الف۔ ۱۷

(ہ)۔ میجر عزیز بھٹی لاہور سیکٹر کے کس علاقے کی ایک کمپنی کی کمانڈ کر رہے تھے:

ب۔ برکی

(و)۔ میجر عزیز بھٹی اور ان کے جوان کیسی دیوار کی طرح دشمن کے سامنے ڈٹے ہوئے تھے:

الف۔ آہنی

(ز)۔ میجر عزیز بھٹی نے دشمن کو جواب دیا:

ج۔ منھ توڑ

(ح)۔ آپ کو گولہ لگا:

د۔ ٹینک کا

(ط)۔ دفاعِ وطن کے لیے شہادت پر آپ کو اعزاز دیا گیا:

ج۔ نشانِ حیدر

(ی)۔ آپ نے جامِ شہادت نوش کیا:

ج۔ ۱۲ ستمبر

بات سے نکلے بات

۴۔ پاکستان کی حفاظت میں پاک فوج کے کردار پر بحث کیجیے اور ایسے پانچ اور شہدا کے نام لکھیں جنہیں نشانِ حیدر کے علاوہ اور اعزازات بھی مل چکے ہیں۔

جواب۔ **پاکستان کی حفاظت میں پاک فوج کا کردار**

پاکستان کی مسلح افواج، خاص طور پر پاک فوج، ملک کی داخلی اور خارجی سلامتی کو یقینی بنانے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ یہ نہ صرف دشمن کے خلاف سرحدوں کی حفاظت کرتی ہے بلکہ دہشت گردی کے خلاف جنگ، قدرتی آفات میں امداد، اور بین الاقوامی امن مشنز میں بھی اہم خدمات انجام دیتی ہے۔

پاک فوج کا کلیدی کردار:

1. **سرحدوں کا دفاع** : بھارت، افغانستان، اور ایران کے ساتھ پاکستان کی سرحدیں طویل اور حساس ہیں۔ پاک فوج ان سرحدوں کی نگرانی اور حفاظت کرتی ہے، اور وقتاً فوقتاً بھارتی جارحیت، دہشت گرد حملوں، اور دراندازی کا مؤثر جواب دیتی ہے۔
2. **دہشت گردی کے خلاف جنگ** 2001 : کے بعد سے، پاک فوج نے ملک میں دہشت گردوں کے خلاف کامیاب آپریشن کیے ہیں، جن میں **آپریشن راہِ راست، آپریشن ضربِ عضب، اور آپریشن ردالفساد** شامل ہیں۔ ان کارروائیوں نے پاکستان میں امن کی بحالی میں کلیدی کردار ادا کیا۔
3. **قدرتی آفات میں امدادی سرگرمیاں** : زلزلے، سیلاب، اور دیگر قدرتی آفات کے دوران پاک فوج کے جوان عوام کی مدد کے لیے پیش پیش ہوتے ہیں، جیسے کہ **2005 کے زلزلے** اور **2022 کے تباہ کن سیلاب** میں امدادی کام۔
4. **بین الاقوامی امن مشنز** : پاک فوج اقوام متحدہ کے تحت مختلف ممالک میں **امن مشنز** میں حصہ لیتی ہے اور دنیا بھر میں پاکستان کے وقار میں اضافہ کرتی ہے۔
5. **تکنیکی اور دفاعی ترقی** : پاک فوج نے ملکی دفاع کو مضبوط بنانے کے لیے جدید اسلحہ، ایئر ڈیفنس سسٹم، اور نیوکلیئر ڈیٹرنس جیسے منصوبوں میں بھی نمایاں کردار ادا کیا ہے۔

پانچ شہدا جنہیں نشانِ حیدر کے علاوہ دیگر اعزازات بھی ملے:

1. **لیفٹیننٹ جنرل سرفراز علی شہید**

- اعزازات: (ستارۂ بسالت، ہلالِ امتیاز ملٹری)
- خدمات: وہ کور کمانڈر بلوچستان تھے اور دہشت گردی کے خلاف جنگ میں کلیدی کردار ادا کر رہے تھے۔

2. **میجر شبیر شریف شہید** (نشانِ حیدر + ستارۂ جرات)

- 1971 کی جنگ میں بہادری کا مظاہرہ کیا اور دشمن کے کئی ٹینک تباہ کیے۔

3. **کرنل شیر خان شہید** (نشانِ حیدر + تمغہ بسالت)

- 1999 کی کارگل جنگ میں اپنی غیر معمولی بہادری کی وجہ سے تاریخ میں امر ہوئے۔

4. **کیپٹن کرنل محمد خان شہید** (تمغہ بسالت + ستارہ جرات)

- انہوں نے 1965 کی جنگ میں شجاعت کی اعلیٰ مثال قائم کی۔

5. **سپاہی مقبول حسین شہید** (ستارہ جرات + تمغہ بسالت)

- 1965 کی جنگ میں بھارتی فوج کے ہاتھوں قید رہے اور بدترین تشدد برداشت کیا لیکن اپنے ملک کے راز نہیں بتائے۔

پاک فوج کے یہ ہیروز پاکستان کی سلامتی اور دفاع کے لیے اپنی جانیں قربان کر چکے ہیں اور قوم ہمیشہ ان کی خدمات کو یاد رکھے گی۔

۵۔ سبق کے متعلق نشان دہی کیجیے کی ذرائع ابلاغ (کہانی، نظم، واقعہ، تقریر، اعلان، خطبہ، گفت گو، خبر، ڈرامہ، ہدایت، فیچر) کی کون سی قسم ہے؟

جواب سبق (میجر عزیز بھٹی شہید (نشانِ حیدر) ذرائع ابلاغ کی فیچر میں سے ہے۔ یہ میجر عزیز بھٹی شہید کی سوانح حیات پر مشتمل ہے۔

٦۔ درج ذیل الفاظ کے مترادف لکھیے:

جواب۔

الفاظ	مترادف
سنہری	زریں
دل چسپ	پُرکشش
درخت	پیڑ
بلند	اونچا
انسان	آدمی

۷۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے:

جواب

الفاظ	متضاد
گرمی	سردی

اوپر	نیچے
خُوب صُورت	بدصورت
شام	صبح
اندھیرا	اُجالا

۸۔ تفصیلیہ کو استعمال کرتے ہوئے جنگلات کے پانچ فوائد لکھیے:

جواب۔

جنگلات کے درج ذیل فوائد ہوتے ہیں:

۱۔ جنگلات کی افزائش سے موسمی حالات بہتر ہو جاتے ہیں۔

۲۔ کے تحفظ سے کثیر زرمبادلہ کمایا جاسکتا ہے۔

۳۔ جنگلات کی موجودگی سے آلودگی پر قابو پایا جاسکتا ہے

۴۔ جنگلات کی موجودگی میں جنگلی حیات کا تحفظ ہوتا ہے۔

۵۔ جنگلات کی وجہ سے درجۂ حرارت کو کنڑول کیا جاسکتا ہے۔

۹۔ جمع کے واحد اور واحد کے جمع لکھیے:

جمع	واحد
قوم	اقوام
علوم	علم
درس گاہیں	درس گاہ
پیغامات	پیغام
دستاویزات	دستاویز
انعامات	انعام
اعزازات	اعزاز
مواقع	موقع

کچھ نیا لکھیں

۱۰۔ ان الفاظ و محاورات کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

الفاظ	جملے
دفاع	پاکستان کی افواج اپنے ملک کے دفاع کے لیے ہر وقت چاق و چوبند رہتی ہے۔

آبائی عید پر شہروں میں بسنے والے دیہاتی لوگ اپنے آبائی علاقوں کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔

قبضہ بعض شہروں میں قبضہ گروپ بہت مضبوط ہوتے ہیں

آہنی شر پسندوں سے آہنی ہاتھوں سے نپٹنا چاہیے

صورتِ حال شہر میں دو گروپوں کے تصادم کے نتیجے میں امن وامان کی صورت حال سنگین ہو گئی۔

آنچ جلتی ہوئی آگ کی **آنچ** سے ہاتھ جلنے کا خطرہ ہوتا ہے، اس لیے احتیاط ضروری ہے۔

اعزاز مہنگائی کے دور میں عمرہ کرنا ایک اعزاز ہے۔

۱۱۔ میجر عزیز بھٹی شہید کو ملک کی خاطر جان دینے پر نشان حیدر ملا۔ کم از کم ۲۵۰ الفاظ پر مشتمل ایک مضمون لکھیے۔

جواب۔

میجر عزیز بھٹی شہید

پاکستان کی سرزمین ایسے بے شمار بہادر سپوتوں کی گواہ ہے جنہوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر وطن کی حفاظت کی۔ ان ہی میں ایک درخشاں نام **میجر عزیز بھٹی شہید** کا ہے، جنہوں نے 1965 کی جنگ میں بے مثال جرات اور بہادری کا مظاہرہ کیا اور دشمن کے عزائم خاک میں ملا دیے۔ ان کی قربانی کے اعتراف میں انہیں **پاکستان کا سب سے بڑا فوجی اعزاز "نشانِ حیدر "** عطا کیا گیا۔

میجر عزیز بھٹی 6 اگست 1928 کو ہانگ کانگ میں پیدا ہوئے۔ بعد ازاں ان کا خاندان پاکستان ہجرت کر آیا۔ وہ بچپن سے ہی ذہین اور بہادر تھے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم گجرات سے حاصل کی اور بعد میں پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول میں شمولیت اختیار کی۔ 1950 میں گریجویشن کے بعد وہ پاک فوج میں شامل ہوئے اور اپنی غیر معمولی صلاحیتوں کی بنا پر جلد ہی نمایاں حیثیت حاصل کر لی۔

ستمبر 1965 میں بھارت نے پاکستان پر حملہ کر دیا۔ **لاہور سیکٹر میں برکی کے محاذ** پر میجر عزیز بھٹی کو اہم ذمہ داری سونپی گئی۔ بھارتی فوج اپنی عددی برتری کے ساتھ حملے کر رہی تھی، لیکن میجر عزیز بھٹی نے دشمن کی پیش قدمی کو روکنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی۔

انہوں نے اپنی فوج کو بہادری سے قیادت فراہم کی اور دشمن کی نقل و حرکت پر مسلسل نظر رکھی۔ وہ خود اگلی صفوں میں رہ کر مورچے سنبھالے ہوئے تھے۔ کئی دنوں تک دشمن کے شدید حملے کا سامنا کرتے ہوئے انہوں نے اپنے جوانوں کا حوصلہ بلند رکھا۔

10 ستمبر 1965 کو دشمن نے بھاری توپ خانے اور ٹینکوں کے ساتھ حملہ کیا۔ میجر عزیز بھٹی مسلسل دشمن کے خلاف برسرپیکار رہے اور اپنے دستے کی رہنمائی کرتے رہے۔ اسی دوران ایک گولہ ان کے سینے پر لگا، اور وہ **جامِ شہادت نوش کر گئے**۔

ان کی بے مثال قربانی کے اعتراف میں انہیں بعد از شہادت **نشانِ حیدر** سے نوازا گیا۔ ان کی شہادت پاکستان کی تاریخ میں سنہری حروف میں لکھی گئی اور آج بھی وہ ہر پاکستانی کے دل میں زندہ ہیں۔

۱۲۔ سبق میجر عزیز بھٹی شہید "نشانِ حیدر" کا خلاصہ تحریر کیجیے:

جواب۔خلاصہ:

میجر عزیز بھٹی شہید پاکستان کے ان بہادر سپوتوں میں شامل ہیں جنہوں نے 1965 کی جنگ میں بے مثال جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے دشمن کے عزائم خاک میں ملادیے۔وہ 6 اگست 1928 کو ہانگ کانگ میں پیدا ہوئے اور بعد میں پاکستان آکر پاک فوج میں شامل ہوئے۔

ستمبر 1965 میں جب بھارت نے پاکستان پر حملہ کیا تو لاہور کے برکی سیکٹر میں انہیں اہم ذمہ داری سونپی گئی۔انہوں نے نہایت بہادری سے دشمن کے حملے روکے اور اپنی فوج کی قیادت کرتے رہے۔ مسلسل کئی دنوں تک دشمن کے شدید حملوں کا مقابلہ کیا اور اپنی جان کی پروا کیے بغیر اگلے محاذ پر ڈٹے رہے۔

10 ستمبر 1965 کو دشمن کے ایک گولے کا نشانہ بن کر وہ شہید ہو گئے۔ان کی شجاعت اور قربانی کے اعتراف میں انہیں پاکستان کے سب سے بڑے فوجی اعزاز "نشانِ حیدر " سے نوازا گیا۔وہ آج بھی پاکستانی قوم کے لیے ایک مثال اور قابلِ فخر ہیرو ہیں۔

سبق ۹

جنت کے آثار

مشق

میرے کرنے کے کام

ا۔ درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے:

(الف)۔ شاعر نے نظم کس موضوع کی مناسبت سے لکھی ہے؟

جواب۔ شاعر نے زمین پر پھیلے ہوئے قدرتی مناظر کی عکاسی کی ہے جس کو شاعر کے بقول یہ زمین پر جنت کے آثار لگتے ہیں۔

(ب)۔ قوس قزح میں کتنے رنگ پائے جاتے ہیں؟

جواب۔ قوس قزح میں عام طور پر **سات رنگ** ہوتے ہیں، جو درج ذیل ہیں:

1. **سرخ**(Red)
2. **نارنجی**(Orange)
3. **پیلا**(Yellow)
4. **سبز**(Green)
5. **نیلا**(Blue)
6. **جامنی نیلا**(Indigo)

7. ارغوانی(Violet)

یہ رنگ روشنی کے انعکاس اور انعطاف کے نتیجے میں پانی کے قطروں کے ذریعے بنتے ہیں۔

(ج)۔ شاعر نے قدرتی مناظر کو جنت کے آثار کیوں کہا ہے؟ دو سطروں میں وضاحت کیجیے۔

جواب۔ قدرتی مناظر ایسے خوب صورت ہوتے ہیں کہ ان کو دیکھ کر یہ گمان ہوتا ہے جیسے جنت کے مناظر سے ملتے جلتے ہوں گے۔ یہ پہاڑ، زمینکی مختلف شکلیں، سمندر، دیا، جھیلیں اور ان میں پانی کے گرنے کی آوازیں اور باغات جہاں پر چڑیوں کا چہچہانا اور خوب صورت سبزہ جو آنکھوں پر سحر کر دیتا ہے۔

(د)۔ اس نظم میں کون کون سے قدرتی مناظر کے نام شامل ہیں؟

جواب۔ فلک پر قوسِ قزح، پھولوں کی خوشبو سے مہکی فضائیں، پھولوں کا کھلنا، پرندوں کی چہچہاہٹ، یہ جنگل یہ اونچے پہاڑ اور صحرا، کھیتوں میں لہلہاتی فصلیں، رواں دواں ندیاں اور بارش کی رم جھم یہ قدرتی مناظر جن کا نظم میں تذکرہ ہے۔

(ہ)۔ بارش کے منظر پر پانچ جُملے لکھیے۔

جواب۔ بارش کے منظر کے متعلق پانچ جُملے درج ذیل ہیں:

۱۔ رم جھم بارش بہت سہانی لگتی ہے۔

۲۔ موسلا دھار بارش کا اپنا ہی لُطف ہوتا ہے۔

۳۔ کبھی بارش ژالہ باری کی صورت میں اترتی ہے۔ یہ منظر دل کو باغ باغ کر جاتا ہے۔

۴۔ بارش کی پھوار رم جھم سے ذرا قطرے چھوٹے ہوتے ہیں۔ صرف احساس دیتے ہیں۔

۵۔ بارش میں ٹھنڈک بڑھ جائے تو اولے بھی گرتے ہیں جو ژالہ باری سے بڑے ہوتے ہیں۔

۲۔ نظم کے مطابق مصرعے مکمل کیجیے:

(الف)۔ کہیں پھول ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہوئے۔ (مہکتے)

(ب)۔ یہ فصلوں سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہوئی سرزمیں۔ (مہکی)

(ج)۔ یہ بل کھاتی دل کش رواں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (ندیاں)

(د)۔ زمیں پر یہ جنت کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہیں۔ (آثار)

(ہ)۔ یہ بادل فلک پر یہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (قوسِ قزح)

۳۔ متن کے مطابق درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

(الف)۔ فلک پر موجود ہیں:

د۔ بادل

(ب)۔ رنگوں کی پھیلی ہوئی ہے:

ب۔ قوسِ قزح

(ج)۔ جنت کے آثار ہیں:

د۔ زمیں پر

(د)۔ کہیں پھول ہیں:

الف۔ مسکراتے ہوئے۔

(ہ)۔ جنگل، پربت اور صحرا ہیں:

ج۔ حسیں

(و)۔ سرزمیں مہکی ہوئی ہے:

ب۔ فصلوں سے

(ز)۔ ندیاں رواں ہیں:

د۔ بل کھاتی ہوئی

(ح)۔ بارش کی رم جھم سے بھیگا ہے:

الف۔ سماں

(ط)۔ جہاں مہکا ہے پھولوں کی:

د۔ خوشبو سے

(ی)۔ خدا کی عنایت کے ہیں:

ج۔ شہکار

قواعد سیکھیں

٦۔ درج ذیل مذکر الفاظ کو مؤنث میں تبدیل کر کے جُملہ درست کیجیے:

مذکر الفاظ	درست جُملہ
۱۔ابو کھانا پکاتے ہیں۔	امی کھانا پکاتی ہیں۔
۲۔عاصمہ نے نانی کو پکارا۔	عاصمہ نے نانا کو پکارا۔
۳۔درخت پر کبوتر ہے۔	درخت پر کبوتری ہے۔
۴۔دھوبی کپڑے دھوتا ہے۔	دھوبن کپڑے دھوتی ہے۔
۵۔ماموں کل آئیں گے۔	ممانی کل آئیں گی۔

۷۔ نظم کو مد نظر رکھتے ہوئے مناظر فطرت کے حوالے سے گروہی (متلازم) الفاظ تحریر کیجیے۔

جواب۔

1. **بادل** ⟵ بارش، گرج، بجلی، آسمان
2. **ردا** ⟵ چادر، دوپٹہ، لباس
3. **خوشبو** ⟵ مہک، عطر، خوشی، بہار
4. **پھول** ⟵ کلی، خوشبو، باغ، رنگ
5. **پنچھی** ⟵ پرواز، آسمان، گھونسلہ، چہچہاہٹ
6. **جنگل** ⟵ درخت، درندے، ویرانی، ہریالی
7. **پربت** ⟵ پہاڑ، چوٹی، برف، وادی

8. **صحرا** ⟵ ریت، گرمی، تپش، نخلستان

9. **فصلوں** ⟵ کھیت، کسان، ہریالی، زرخیزی

10۔منظر ⟵ خوبصورتی، نظارہ، دلکشی، فطرت

۸۔ پانچ ایسے جملے تحریر کیجیے جن میں استعارے کا استعمال کیا گیا ہو۔

جواب۔ درج ذیل پانچ جُملوں میں استعارے کا استعمال کیا گیا ہے:

۱۔ بادل روئی کے گالوں کی طرح آسمان پر تیر رہے تھے۔

۲۔ پربت کسی درویش کی طرح صدیوں سے مراقبے میں کھڑے ہیں۔

۳۔ یہ وسیع صحرا وقت کے صبر کا امتحان لیتا ہے۔

۴۔ بادلوں کی جھولی سے رحمت کے موتی برسنے لگے۔

۵۔ سمندر زمین کے سینے پر پھیلی ہوئی نیلی چادر کی مانند ہے۔

کچھ نیا لکھیں

۹۔ درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

الفاظ	جُملے
قوسِ قزح	بارشوں کے بعد آسمان پر قوس قزح کے منظر دل کو بہت بھاتے ہیں۔
بھیگا	بھیگا موسم تو برسات میں ہوتا ہے۔
جہاں	کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

دلکش　　قدرتی مناظر انتہائی دل کش ہوتے ہیں۔

پربت　　مری کے پربت برف پوش ہوتے ہیں۔

۱۰۔درج ذیل بند کی تشریح کیجیے:

یہ بل کھاتی دلکش رواں ندیاں

یہ بارش کی رم جھم سے بھیگا سماں

یہ پھولوں کی خوشبو سے مہکا جہاں

خدا کی عنایت کے شہکار ہیں

زمیں پر یہ جنت کے آثار ہیں

تشریح:

یہ اشعار قدرت کے حسین مناظر کی عکاسی کرتے ہیں اور ان میں شاعر نے فطرت کی خوبصورتی کو اللہ کی عظیم نعمت قرار دیا ہے۔

پہلا مصرع:

"یہ بل کھاتی دلکش رواں ندیاں"

اس مصرع میں ندیوں کو ایک خوبصورت، رواں دواں اور بل کھاتے ہوئے راستے سے تشبیہ دی گئی ہے، جو زمین پر فطرت کے حسن کو اجاگر کرتی ہیں۔ ان ندیوں کی روانی زندگی کی حرارت اور تازگی کا احساس دلاتی ہے۔

دوسرا مصرع:

"یہ بارش کی رم جھم سے بھیگا سماں"

یہ مصرع بارش کے حسین منظر کو بیان کرتا ہے، جہاں ہلکی بوندوں کی رم جھم سے ماحول معطر اور تر و تازہ ہو جاتا ہے۔ بارش فطرت کو ایک نیا رنگ دیتی ہے اور زمین کو زندگی بخشتی ہے۔

تیسرا مصرع:

"یہ پھولوں کی خوشبو سے مہکا جہاں"

یہاں شاعر نے پھولوں کی خوشبو کو دنیا کی دلکشی کا ایک لازمی حصہ قرار دیا ہے۔ فطرت میں موجود رنگ برنگے پھول نہ صرف خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں بلکہ ان کی مہک ماحول کو خوشگوار بناتی ہے۔

چوتھا اور پانچواں مصرع:

"خدا کی عنایت کے شہکار ہیں

زمیں پر یہ جنت کے آثار ہیں۔"

ان مصرعوں میں شاعر نتیجہ اخذ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ تمام خوبصورت مناظر درحقیقت اللہ کی عطا کردہ نعمتیں ہیں۔ یہ حسین مناظر جنت کی جھلک دکھاتے ہیں اور زمین کو ایک مسحور کن مقام بنا دیتے ہیں۔

۱۱۔اپنے اسکول کے پرنسپل کے نام بیماری کی درخواست تحریر کیجیے:

جواب۔

بخدمت جناب پرنسپل اسلامیہ پبلک اسکول لاہور

جنابِ عالی!

گزارش ہے کہ مجھے اسکول سے بوجہ بیماری (نزلہ، بخار) دو یوم کی رخصت دی جائے تاکہ میں مکمل آرام کر کے اپنی پڑھائی پر توجہ دے سکوں۔

آپ کا بہت شکریہ

العارض

تاریخ: ۱۸ مارچ ۲۰۲۴ء

محمد اسلم

کلاس نہم۔بی رول نمبر ۳۲

سبق ۱۰

محسنِ پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان

مشق

میرے کرنے کے کام

ا۔ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

(الف)۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے وطن سے محبت کا اظہار کیسے کیا؟

جواب۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان وطن سے محبت کا اظہار اس طرح کیا کہ انہوں نے اپنی صلاحیتوں اور محنت کی بدولت اسلامی جمہوریہ پاکستان کو پہلی اسلامی اور ساتویں عالمی ایٹمی طاقت بنایا۔

(ب) ڈاکٹر عبدالقدیر نے کہاں کہاں تعلیم حاصل کی؟

جواب۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے بھوپال سے ۱۹۵۲ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا پھر آپ نے ڈی جے سائنس کالج سے ۱۹۵۶ء میں طبیعیات میں بی ایس سی مکمل کیا۔ آپ ۱۹۶۱ء کو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے ہالینڈ میں میٹریل ٹیکنالوجی (دھاتی ٹیکنالوجی) میں ایم ایس سی کیا۔ اس کے بعد آپ بیلجیم سے ۱۹۷۲ء میں انجینئیرنگ میں پی ایچ ڈی لیوین یونیورسٹی سے کی۔

(ج)۔ پاکستانی یومِ تکبیر کب اور کیوں مناتے ہیں؟

جواب۔ پاکستانی یومِ تکبیر اس لیے مناتے ہیں کہ ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء کو پاکستان نے ایٹمی دھماکے کیے تھے۔

(د)۔ ایٹمی دھماکوں کو تفصیل سے لکھیے۔

جواب۔ جب ہندوستان نے ۱۱ مئی ۱۹۹۸ء کو ایٹمی دھماکے کیے اور اپنی فوجیں پاکستان کی سرحدوں پر جمع کر دیں تو یہ کسی کو معلوم نہیں تھا کہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان ایٹم بم بنا چکے ہیں۔ ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء کا وہ یادگار دن تھا کہ جب پاکستان نے چاغی (بلوچستان) کے مقام پر پانچ ایٹمی دھماکے کیے۔ یوں پاکستان پہلا اسلامی اور ساتواں علمی ایٹمی ملک بن گیا۔

ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے ۱۹۶۷ء کو اُس وقت کے وزیر اعظم سے مل کر انجینئیرنگ لیبارٹری بنائی۔ ۱۹۸۱ء میں صدر پاکستان نے اس لیبارٹری کا نام ڈاکٹر عبدالقدیر ریسرچ لیبارٹری رکھ دیا ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے دن، رات تحقیقی کم کو جاری رکھا اور ایٹمی پروگرام کو آگے بڑھاتے رہے۔

(ہ)۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی خدمات کے اعتراف میں حکومتِ پاکستان نے انھیں کن اعزازات سے نوازا؟

جواب ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو مختلف مختلف ادوار ۱۳ طلائی تمغوں سے نوازا انھوں نے ۱۵۰ سے زائد سائنسی تحقیقاتی مضامین تحریر کیے۔ جب کہ ۱۹۹۳ء میں کراچی یونیورسٹی نے ڈاکٹر خان کو ڈاکٹر آف سائنس کی اعزازی سند عطا کی گئی۔

آپ کی بہترین خدمات کے صلے میں ۱۴، اگست ۱۹۸۹ء کو ہلالِ امتیاز نوازا گیا۔ آپ پاکستان کے پیروقرار دیے گئے۔

۲۔ سبق کے متن کے مطابق درست لفظ لگا کر خالی جگہ پُر کیجیے۔

(الف)۔ ہر محبِ وطن اپنے ملک کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں بڑھ چڑھ کر کردار ادا کرتا ہے۔

(ب)۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں پیدا ہوئے۔

(ج)۔ آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میدان میں بہت آگے تھے۔

(د)۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی بدولت ملک دفاعی لحاظ سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بن چکا تھا۔

(ہ)۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو ۱۴، اگست ۱۹۸۹ء کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سے نوازا گیا۔

۳۔ متن کے مطابق درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

(الف)۔ وطن سے محبت کا جذبہ ہر انسان کے اندر موجود ہوتا ہے:

ج۔ فطری طور پر

(ب)۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان پیدا ہوئے:

ب۔ ۱۹۳۶ء

(ج)۔ آپ نے میٹرک کا امتحان پاس کیا:

ج۔ بھوپال سے

(د)۔ کچھ عرصہ کراچی کی حکومت میں ملازمت اختیار کی:

د۔ شہری

(ہ)۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے ایم ایس سی کی:

ب۔ دھاتی ٹیکنالوجی

(و)۔ آپ کے والد شعبہ سے وابستہ تھے:

الف۔ تدریس کے

(ز)۔ پاکستان نے ایٹمی دھماکے کیے:

الف۔ ۲۸ مئی کو

(ح)۔ پاکستان دنیا کا جوہری ملک بن گیا:

ب۔ ساتواں

(ط)۔امتِ مسلمہ نے تقسیم کی:

د۔ شیرینی

(ی)۔پوری قوم آپ کو نگاہ سے دیکھتی ہے:

ج۔ عزت کی

قواعد سیکھیں

۵۔لفظ 'بے' اور 'نا' سے تین تین سابقے بنایئے:

'بے' سابقے	'نا' سابقے
بے حساب	ناکافی
بے وقوف	ناہنجار
بے عزت	نالائق

٦۔لفظ ''مند'' اور ''ناک'' سے تین تین لاحقے بنایئے:

''مند'' سے لاحقے	''ناک'' سے لاحقے
صحت مند	خطرناک
سعادت مند	حیرت ناک
عقل مند	عبرت ناک

۷۔ درج ذیل عبارت میں دیے گئے خط کشیدہ الفاظ کے متضاد لکھیے:

شام کا وقت تھا۔ شاہد بڑے بھائی کے ساتھ بازار کو روانہ ہوا۔ راستے میں انھوں نے سفید بلیوں کو جھگڑتے دیکھا۔ بلیاں زور سے غُرا رہی تھیں۔ نزدیک چند بچے تماشہ دیکھ رہے تھے۔ وہ بہت رو رہے تھے۔ ایسا تماشہ اکثر دیکھنے کو ملتا ہے۔ وہ آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتے بازار کو چل دیے۔ بازار میں بہت زیادہ لوگ تھے۔ وہ آسانی سے آگے بڑھ رہے تھے۔ وہ دکان سے چیزیں لینے میں ناکام ہوئے۔

9۔ اسمِ علم کی قسم خطاب کا استعمال کرتے ہوئے پانچ جُملے تحریر کیجیے:

۱۔ **فاتحِ سندھ** محمد بن قاسم نے بر صغیر میں اسلام کی شمع روشن کی۔

۲۔ **علامہ ابن تیمیہ** نے اسلامی عقائد پر گہری تحقیق کی۔

۳۔ **شاعرِ مشرق** علامہ اقبال نے نوجوانوں کو خودی کا درس دیا۔

۴۔ **بابائے قوم** قائدِ اعظم محمد علی جناح نے پاکستان کی بنیاد رکھی۔

۵۔ **شہنشاہِ غزل** مہدی حسن کی آواز آج بھی دلوں پر راج کرتی ہے۔

کچھ نیا لکھیں

۱۰۔ درج ذیل مرکبات کو جملوں میں استعمال کیجیے:

مرکبات	جملے
فطری جذبہ	وطن سے محبت کے فطری جذبوں کے بغیر ایٹم بم نہیں بن سکتے تھے۔

یومِ تکبیر	یومِ تکبیر ۲۸، مئی کو ہر سال منایا جانا خوش آئند ہے۔
ناقابل تسخیر	پاکستان کے ایٹمی قوت بننے کے بعد اب یہ ناقابلِ تسخیر ہے۔
سرانجام	جذبہ حب الوطنی اور ان تھک محنت کے ساتھ ہی ملک ترقی کی شاہراہ پر جا سکتا ہے
اہلِ وطن	اہلِ وطن کی لازوال قربانیوں کے بعد یہ ملک ایٹمی قوت بنا ہے۔

۱۱۔ درج ذیل عبارت کو غور سے پڑھیے اور اس کی تلخیص کیجیے:

ہندوستان جارحانہ عزائم رکھے ہوئے تھا۔ پاکستان کے ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے اپنے ملک کے لیے ایٹم بم بنا لینے کی نوید سنائی اور بالآخر پاکستان نے چاغی کے مقام پر ۲۸، مئی ۱۹۹۸ کو ایٹمی دھماکے کر دیے۔ اور دنیا حیران رہ گئی اس بات پر ملک بھر میں اور پوری امتِ مسلمہ نے اپنی خوشی کا اظہار جشن اور شیرینی کھا کے منایا۔ ہندوستان اس موقع پر شرمندہ ہو گیا اور اپنی افواج واپس لے گیا۔۔ اسی لیے اس دن کو ہر سال ''یومِ تکبیر'' منایا جاتا ہے۔

۱۲۔ سبق کا بغور مطالعہ کیجیے اور سبق کا خلاصہ کم از کم ۱۰ سطروں میں تحریر کیجیے:

جواب۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان پاکستان کے ایٹمی سائنسدان تھے۔ آپ نے پاکستان کو ایٹمی طاقت بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ آپ بھوپال میں پیدا ہوئے اور کراچی سے میٹرک کیا اور وہیں سے بی ایس سی اور ہالینڈ سے ایم ایس سی کیا اور پی ایچ ڈی بلجیم سے کرتے ہوئے حکومتی رابطے کیے اور وزیر اعظم اور صدر پاکستان سے مل کر کوشیشیں کیں اور ملک کو ایک مختصر عرصے میں اپنے ملک پاکستان کو ایٹمی قوت بنانے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ ایسا وقت تھا کہ جب ہندوستان جو کہ پہلے ہی ایٹمی دھماکے کر چکا تھا اور پاکستان کو دھمکیاں دے رہا تھا۔ پاکستان کے اس سائنسدان نے یہم بے مثال کارنامہ انجام دے کر ساری دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا اور پاکستان دنیا کا پہلا اسلامی اور ساتواں جوہری ملک بن گیا۔

اب پاکستان کا دفاع ناقابل تسخیر ہے۔ پوری دنیا نے بالعموم اور پاکستانیوں نے بالخصوص ملک بھر میں شیرینی تقسیم کر کے جشن منایا۔

سبق ۱۱

نیل بادشاہ

مشق

میرے کرنے کے کام

ا۔ درج ذیل سوالات کے جاوبات دیجیے:

(الف)۔ گیڈڑ کا رنگ کیسے نیلا ہو گیا تھا؟

جواب۔ چاندنی رات میں گیدڑ دھوبی کے گھر میں جا گھسا۔ دھوبی نے پانی کی ٹینکی میں نیل ڈال رکھا تھا۔ گیدڑ نے اس کو مرغیوں کا ڈربا سمجھ کر اس میں چھلانگ لگادی۔ نیل میں گرنے کی وجہ سے گیدڑ کا رنگ نیلا ہو گیا۔

(ب)۔ گیدڑ نے دوسرے جنگل کے بادشاہ سے کیسے تعارف کرایا؟

جواب۔ چاندنی رات میں جب جنگل کے بادشاہ کی نظر گیدڑ پر پڑی تو اس نے پوچھا تم کون ہو۔ گیدڑ نے کہا میں نیل بادشاہ ہوں۔ ساتھ والے جنگل کا بادشاہ ہوں

(ج)۔ شیر نے بیل پر حملہ کرتے وقت گیدڑ سے کیا کیا پوچھا؟

جواب۔ شیر نے بیل پر حملہ کرتے وقت گیدڑ سے پوچھا: کیا میری آنکھیں سرخ ہو گئیں ہیں؟۔ پھر شیر نے پوچھا میری دُم سیدھی ہو گئی ہے کیا؟

(د)۔ شیر گیدڑ سے کیوں خوف زدہ تھا؟ وجہ بیان کیجیے ۔

جواب۔ شیر گیدڑ سے اس لیے خوف زدہ ہوا کہ گیدڑ نے اپنے کچھ کارنامے شکار کے شیر کو بتائے اور شیر پر رعب جمایا۔ شیر گیدڑ کی باتوں سے مرعوب ہو گیا۔

(ہ)۔ گیدڑ یعنی نیل بادشاہ کا انجام کیا ہوا؟

جواب۔ گیدڑ یعنی نیل بادشاہ کا نجام بہت بُرا ہوا۔ شیر کے سامنے گیدڑ کا راز فاش ہو گیا۔ اگیدڑ نے واپس آکر جنگل میں یہ بات مشہور کر دی کہ میں جنگل کے بادشاہ کا شاگرد ہوں۔ سب جانوروں نے اس سے مطالبہ کیا کہ تم جنگل کے شیر کے پاس کیا سیکھ کر آئے ہو ہمیں بھی تو پتہ چلے۔ گیدڑ نے بتایا کہ میں شکار کے نئے گر سیکھ کر آیا ہوں۔ سب جانوروں نے اسے مبارباد دی اور شکار کر کے دکھانے کو کہا۔ گیدڑ نے حامی بھر لی اور جانوروں سے پوچھنے لگا کہ میری آنکھیں سرخ ہو رہی ہیں۔ سب نے ہاں میں سر ہلایا۔ پھر پوچھا میری دُم سیدھی ہے؟ پھر گیدڑ نے تین تک گنتی کرنے کو کہا۔ تھوڑی دیر میں ہی گدھے کے اوپر چھلانگ لگادی جب گیدڑ گدھے کی طرف گیا گدھے نے زوردار دولتی ماری اور گیدڑ ایک گہری کھائی میں جا گرا۔ اب گیدڑ کا سارا جسم لہولہان تھا۔

(و)۔ اس سبق سے کیا نتیجہ اخذ ہوتا ہے؟

جواب۔ یہ کہانی ہمیں سکھاتی ہے کہ دھوکہ اور جھوٹ زیادہ دیر تک نہیں چل سکتا، اور آخر کار سچائی سامنے آ ہی جاتی ہے۔

۲۔ متن کے مطابق خالی جگہیں پُر کیجیے:

(الف)۔ گیدڑ نے فوراً چھلانگ لگائی اور ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں جا گرا۔

(ب)۔ شیر اس لیے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تھا کہ نیل بادشاہ اس کو پہچان نہیں پایا۔

(ج)۔ اسی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں گھوڑے کی ٹانگ میرے منھ میں آگئی۔

(د)آپ کی آنکھوں میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آگئی ہے۔

(ہ)۔مرنے سے پہلے میں باقی جانوروں کو بتادوں گا کہ تمہارا بادشاہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

متن کے مطابق درست جواب کا انتخاب کیجیے:

(الف)۔گیدڑ دھوبی کے گھر میں جا گھسا:

ب۔چاندنی

(ب)جب باہر نکلا تو سارے کا سارا ہو چکا تھا:

د۔نیلا

(ج)۔میری اور اس کی آج ہے:

(د)۔آناً فاناً گھوڑے کی ایک لے کر نمودار ہوا:

ب۔ٹانگ

(ہ)۔آپ کچھ روز میرے پاس بن کر رہیں:

ج۔مہمان

(و)۔شیر نے دل میں سوچا کہ نیل بادشاہ کے بارے میں کرنی چاہیے:

ب۔ تحقیق

(ز)۔اس کو ایک جگہ پر کسی مردہ گھوڑے کا پہلے سے تھا:

د۔ علم

(ح)۔ کھینچا تانی میں گھوڑے کی ٹانگ میرے آگئی:

ب۔ منھ میں

(ط)۔اب کی بار بھی ناکام رہا:

ج۔ حملہ

(ی)۔وہ ساتھ والے جنگل کے بادشاہ کا ہے:

ب۔ شاگرد

قواعد سیکھیں

۵۔ ''بدصورت''میں ''بد'' سابقہ ہے اور اس سبق سے چند سابقے تلاش کر کے لکھیے:

جواب۔ ناکام

٦۔واحد کے جمع بنایئے:

واحد	جمع
مہمان	مہمانوں
عضو	اعضا
آنت	انتڑیاں
مشکل	مشکلات
جسم	اجسام

۷۔مؤنث کے مذکر اور مذکر کے مؤنث لکھیے:

دھوبی	دھوبن
گیدڑ	گیدڑی
شیرنی	شیر
بیل	گائے
گدھا	گدھی
لومڑی	لومڑ
بھینس	بھینسا

۸۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے:

جواب۔

الفاظ	متضاد
رات	دن
رنگ	بے رنگ
کم زور	طاقتور
جیت	ہار
اصلی	نقلی
بزدل	بہادر

کچھ نیا لکھیں:

۹۔ مرکب جملے استعمال کرتے ہوئے کسی تفریحی مقام کی سیر کی روداد تحریر کیجیے:

جواب مری کی سیر

گزشتہ اتوار، میں اپنے خاندان کے ساتھ مری کی سیر کے لیے روانہ ہوا۔ صبح سویرے ہم نے اپنا سفر شروع کیا تاکہ راستے میں ٹریفک کا مسئلہ نہ ہو اور ہم زیادہ وقت قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہو سکیں۔ جیسے جیسے ہم پہاڑی راستوں پر آگے بڑھتے گئے، موسم خوشگوار ہوتا گیا اور ٹھنڈی ہوا کے جھونکے ہمیں تازگی بخشنے لگے۔

جب ہم مری پہنچے تو ہر طرف ہریالی اور بادلوں سے ڈھکی پہاڑیاں ہمارا استقبال کر رہی تھیں۔ ہم سب نے مال روڈ کی سیر کی، جہاں رنگ برنگی دکانیں اور مزیدار کھانے دستیاب تھے۔ میں نے اپنے دوستوں کے لیے کچھ تحفے خریدے، جبکہ میرے بہن بھائی جھولوں سے لطف اندوز ہوتے رہے۔

اس کے بعد ہم پتریاٹہ چیئر لفٹ گئے، جہاں سے پہاڑوں کا نظارہ اور بھی دلکش معلوم ہو رہا تھا۔ جب ہم چیئر لفٹ میں بیٹھے، تو نیچے نظر آنے والے جنگلات اور وادیاں کسی خواب کی مانند لگ رہی تھیں۔ کچھ دیر بعد ہم نے ایک خوبصورت مقام پر رک کر چائے پی اور تصاویر کھینچیں تاکہ یہ حسین یادیں ہمیشہ ہمارے ساتھ رہیں۔

شام ڈھلنے لگی تو ہم نے واپسی کا سفر اختیار کیا۔ اگرچہ ہم سب تھک چکے تھے، لیکن اس سیر نے ہمارے دلوں کو خوشی اور ذہن کو سکون بخشا۔ میں نے سوچا کہ اگر زندگی کی مصروفیات سے وقت نکال کر قدرت کے قریب جایا جائے، تو انسان خود کو زیادہ تروتازہ محسوس کرتا ہے۔

۱۰۔ اپنے جُملوں میں استعمال کیجیے:

الفاظ	جُملے
رعب	ہاشم نے آتے ہی اپنا رعب جما دیا
مہمان	تقریب میں مہمان کی آمد کا انتظار کیا جاتا رہا
کھینچا تانی	دو گروہوں میں کھینچا تانی نے ایک دوسرے کو بہت نقصان پہنچایا۔
جست لگائی	شیر نے ایک جست لگائی اور شکار کو قابو کر لیا
پیشہ ور	شہر میں بعض غریب لوگ پیشہ ور گداگر بن گئے ہیں۔

غضب ناک	اس کی حرکت پر لوگ بہت غضب ناک ہو گئے تھے۔
لہولہان	غنڈوں نے بلاوجہ ایک غریب کو لہولہان کر دیا۔

سبق ۱۲

بد عنوانی کا خاتمہ

مشق

میرے کرنے کے کام

ا۔ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

(الف)۔ بد عنوانی کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ جب ہم اپنے فرائض کو صحیح طور پر انجام دینے کی بجائے کوتاہی کریں یا جس کام کا معاوضہ لے رکھا ہو، اس میں خامیاں چھوڑ دیں۔

(ب)۔ بد عنوانی کی دونوں ممکنہ صورتوں پر تفصیل سے بحث کیجیے:

جواب۔ بد عنوانی دو صورتوں میں کی جاتی ہیں ایک یہ کہ آپ کی ضروریات پوری نہ ہو رہی ہوں، ان کو پورا کرنے کے لیے آپ ناجائز ذرائع اختیار کرتے ہیں۔ بد عنوانی کی دوسری صورت یہ ہے کہ آپ کے پاس وسائل بہت ہیں لیکن آپ ان میں اضافہ کرنا چاہتے ہیں تاکہ پُر تعیش زندگی گزاری جا سکے۔

اسی ضمن میں ایک تاجر ایمان دار بھی ہوتا ہے اور ایک بد عنوانی بھی کرتا ہے۔، جو تاجر بد عنوانی کرتا ہے وہ مالِ تجارت میں کم تولتا ہے یا زیادہ قیمت وصول کرتا ہے۔ کوئی دودھ میں ملاوٹ کرتا ہے کوئی ذخیرہ کر رہا ہوتا ہے بعض سبزی اور فروٹ فروش بھی بد عنوانی کرتے ہیں۔ کچے فروٹ نئے سیزن کے کہہ کر مہنگے داموں فروخت کرتے ہیں یہ بھی ایک بد عنوانی (کرپشن) ہے۔

(ج)۔ کون کون سی اشیا میں ملاوٹ کی جا رہی ہے۔

جواب۔ ملاوٹ کرنا بھی بد عنوانی میں شامل ہے۔ کھانے پینے کی اشیامیں، عام استعمال کی اشیامیں اور تعلیم میں مدد دینے والی اشیامیں ملاوٹ کرنا عام ہے۔

(د)۔ معاشرے میں بد عنوانی کے پھیلنے کی بڑی وجہ کیا ہے؟

جواب۔ معاشرے میں بد عنوانی پھیلنے کی بڑی وجہ لوگوں میں قناعت کا ختم ہونا ہے اور حرص و ہوس کا بڑھ جانا ہے۔

(ہ)۔ بد عنوانی کا خاتمہ کیسے ممکن ہے؟

جواب۔ بد عنوانی پر اسی صورت میں قابو پایا جاسکتا ہے کہ جب ہم اسلامی قوانین اور روایات پر عمل درآمد کرنے لگیں گے۔ اور بحیثیت قوم ہم سب مل کر یہ فیصلہ کریں گے کہ ہم میں سے کوئی بھی کرپشن یعنی بد عنوانی نہیں کرے گا۔

۲۔ خالی جگہیں پُر کیجیے:

(الف)۔ بد عنوانی سے کمائی ہوئی دولت ہمارے اخلاق، کردار اور اسلامی روایات کے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے۔

(ب)۔ بے شمار ایسی ہیں جن میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حاصل کرنے کے لیے بملاوٹ کی جاتی ہے۔

(ج)۔ اداروں میں بھی ۔۔۔۔۔۔۔۔ کی مدد کے باعث ایسے لوگ سزا سے بچ جاتے ہیں۔

(د) بد عنوانی ایک بُرائی ہے جو ہمارے معاشرے میں ۔۔۔۔۔۔۔۔ کی صورت اختیار کر چکی ہے۔

(ہ) بد عنوانی کی بڑی وجہ ۔۔۔۔۔۔۔۔ امیر ہونے کی خواہش ہے۔

3۔ متن کے مطابق درست جواب کا انتخاب کیجیے:

(الف)۔ بد عنوانی شکلیں معاشرے میں موجود ہیں:

ب۔ عملی

(ب)۔ بدعنوانی کی سورتیں ہیں:

ب۔ دو

(ج)۔ ہمیں ان کے معیار یا ملاوٹ کے بارے میں نہیں ہوتا:

ج۔ علم

(د)۔ قانونی طور پر بدعنوان عناصر کے خلاف دیکھنے میں نہیں آیا:

د۔ رد عمل

(ہ)۔ بدعنوانی کے باعث معاشرے کی اخلاقی اقدار ہو رہی ہیں:

(و)۔ ہمیں ہر حال میں بدعنوانی کا کرنا چاہیے:

ب۔ خاتمہ

(ز)۔ دنیا کی حرص اور لالچ نے ہمیں کر رکھا ہے؛

ج۔ اندھا

(ح)۔ لوگ جلد ہونا چاہتے ہیں:

الف۔ امیر

(ط)۔ بدعنوانی کو کو قومی جرم تصور کرتے ہوئے اس کے خلاف ہر سطح پر کیا جائے:

الف۔ جہاد

(ی)۔ ہمیں چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانے والے کو اپنانا ہو گا:

ب۔اصول

۴۔درست اور غلط جملوں کی نشان دہی کیجیے:

(الف)۔ عوامی جگہوں پر اپنی باری کا انتظار کرنا چاہیے۔ صحیح

(ب)۔ کسی بھی مسئلہ میں دوسروں کی بات تسلی سے سننی چاہیے۔ صحیح

(ج)۔اپنی بات ہر حال میں منوانی چاہیے، چاہے غلطی ہماری ہی کیوں نہ ہو۔غلط

(د)۔اسکول سے نکلتے وقت قطار بنا کر نکلنا چاہیے۔ صحیح

(ہ) بات کرتے وقت دوسروں پر رعب جمانا اچھی عادت ہے۔ غلط

قواعد سیکھیں

تذکیر وتانیث کو مد نظر رکھتے ہوئے جملے درست کیجیے:

(الف)۔ سورج شام کو غروب ہوتا ہے

(ب)۔ ہمیں ہر ایک سے اچھی طرح پیش آنا چاہیے۔

(ج)۔صفائی اچھی عادت ہے۔

(د)ہم نے نئی گیند خریدی۔

(ہ)۔لائق بچے ہمیشہ اول آتے ہیں۔

۸۔پانی کے مسئلے پر ضلعی انتظامیہ کو خط تحریر کیجیے۔

جواب۔

۱۵۔بی وارث کالونی، وحدت روڈ۔

لاہور

۱۲مارچ، ۲۰۲۴

بخدمت جناب ڈائریکٹر واسا(واٹر اینڈ سینٹری بورڈ)لاہور

جناب عالی!

گزارش ہے کہ ہمارے محلے میں ایک دیرینہ مسئلہ درپیش ہے۔معاملہ یہ ہے کہ پینے کا پانی اور سیوریج کا پانی زیر زمین مکس ہو رہا ہے جس کی وجہ سے علاقے میں تعفن کے علاوہ پینے کے پانی اور وضو کے لیے پانی کی کمی ہو گئی ہے۔اس کے علاوہ مختلف بیماریوں کا علاقہ آماجگاہ بن گیا ہے۔

جناب!اگر آپ ہمارے حال پر ترس کھائیں اور فوری ایکشن لیں تو علاقے میں اپ کی نیک نامی کے علاوہ لوگوں کو سکون میسر آئے گا۔اہلِ علاقہ آپ کے کام کو قدر کی نگاہ سے دیکھے گا۔آپ کی توجہ دینے کا شکریہ

محمد اسلم مع اہلِ علاقہ وارث کالونی

۹۔ سبق میں بد عنوانی کے نقصانات کو نکات کی صورت میں تحریر کیجیے:

جواب۔ بد عنوانی کے نقصانات

1. **معاشی نقصان** : بد عنوانی کی وجہ سے قومی خزانے کو نقصان پہنچتا ہے، جس سے ترقیاتی منصوبے متاثر ہوتے ہیں۔
2. **غربت میں اضافہ** : عوام کے حقوق پر ڈاکا ڈالنے سے غریب طبقہ مزید مشکلات کا شکار ہو جاتا ہے۔
3. **تعلیمی نظام پر اثر** : رشوت اور کرپشن کے باعث تعلیمی معیار گر جاتا ہے، جس سے نااہل افراد آگے آ جاتے ہیں۔
4. **انصاف کی راہ میں رکاوٹ** : عدالتی اور قانونی نظام متاثر ہوتا ہے، جس کی وجہ سے مجرم سزا سے بچ جاتے ہیں۔
5. **ملکی ترقی میں رکاوٹ** : بد عنوانی کے سبب بیرونی سرمایہ کاری کم ہو جاتی ہے اور معیشت زوال پذیر ہو جاتی ہے۔
6. **سماجی برائیاں** : کرپشن سے معاشرے میں ناانصافی، اقربا پروری اور بے ایمانی کو فروغ ملتا ہے۔
7. **اداروں کی تباہی** : سرکاری و نجی ادارے غیر فعال ہو جاتے ہیں، جس سے عوام کو معیاری خدمات نہیں ملتیں۔
8. **اعتماد کی کمی** : عوام کا حکومت اور اداروں پر سے اعتماد ختم ہو جاتا ہے، جس سے سیاسی عدم استحکام پیدا ہوتا ہے۔
9. **اخلاقی گراوٹ** : کرپشن معاشرتی اقدار کو کمزور کرتی ہے اور لوگوں کو غیر قانونی ذرائع اختیار کرنے پر مجبور کرتی ہے۔
10. **قومی وقار کو نقصان** : بد عنوانی سے عالمی سطح پر ملک کی ساکھ متاثر ہوتی ہے اور اسے بدنامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

سبق ۱۳

ملی نغمہ

مشق

میرے کرنے کے کام

درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

(الف)۔ شاعر نے وطن کا پاس باں کس کو مخاطب کر کے کہا ہے؟

جواب۔ شاعر نے وطن کا پاس باں قوم کے نوجوانوں کو کہا ہے۔

(ب)۔ اس زمیں کا ہر ذرہ آفتاب تم سے ہے کی وضاحت کیجیے۔

جواب۔ وضاحت:

یہ مصرع اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ زمین کا ہر ذرہ روشنی اور تابانی کا باعث اقوم کے نوجوانوں سے ہے یعنی، وہ شہدا جنہوں نے اس دھرتی کی قوم کی جدوجہد اور قربانیوں کے سبب یہ زمین روشن اور ترقی یافتہ ہے۔

یہاں "آفتاب" روشنی، ترقی، عظمت اور رہنمائی کی علامت ہے، جبکہ "ذرہ" ایک معمولی وجود کی طرف اشارہ کرتا ہے، جو اس روشنی سے منور ہو کر خود بھی چمکنے لگتا ہے۔ اس کا مطلب یہ بھی لیا جا سکتا ہے کہ کسی شخصیت کی کوششوں سے پوری قوم اور ملک کو روشنی اور بلندی نصیب ہوئی۔

اگر یہ کسی قومی یا مذہبی رہنما کے لیے کہا جائے، تو اس کا مفہوم یہ ہو گا کہ اس شخصیت کی قربانیوں اور خدمات کی بدولت آج ہمارا ملک، قوم یا ملت ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

(ج)شاعر نے شہیدوں کا ذکر کس حوالے سے کیا ہے؟

جواب۔ شاعر نے شہیدوں کا ذکر ان کے خون کے زمین پر گرنے سے کیا ہے کہ وطن کا امن اور استحکام ان کے خون کا بدلہ ہے۔اس میں ان کے خون کی قیمت بتائی ہے کہ یہ عنصر بھی ہمارے ملک کے لیے بے حد ضروری ہے۔

(د)۔ شاعر نے زمین کو ماں کی صورت کہا ہے،اس بات کی وضاحت تین سطروں میں کیجیے۔

جواب۔ زمین کو ماں دھرتی کہتے ہیں،اس لیے کہ اس کی آغوش میں سب پیدا ہوتے ہیں اور پل کر جوان ہوتے ہیں۔اس کی زمین پر گھر بناتے ہیں اور آزادی کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہ ایسا سوہانا گھر ہوتا ہے جس کو مرکزیت حاصل ہوتی ہے۔ سب رشتے، ناطے اس سے جُڑتے ہیں۔ یوں یہ ایک کنبہ کی سی شکل بناتے ہیں،اس کے ساتھ سب کا تعلق ،محبت اور مفادات وابستہ ہوتے ہیں۔ یہ سب کی امیدوں کا مرکز ہوتا ہے۔

(ہ)۔ وطن کے پرچم کو بلند رکھنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟ دو جُملوں میں بیان کیجیے۔

جواب۔ وطن کے پرچم کو بلند کرنے کے لیے سب کو مل کر اس ملک کی خدمت کرنی چاہیے اور اس کی نیک نامی کے لیے جو کچھ بن سکتا ہے وہ کر گزر جانا چاہیے۔

۲۔ نظم کی مناسبت سے مصرعے مکمل کیجیے:

(الف)۔ یہ چمن تمہارا ہے، تم ہو۔۔۔۔۔۔۔۔اس کے (نغمہ خواں)

(ب)۔ ہم تو صرف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تھے اصل داستاں تم ہو (عنواں)

(ج)۔ یہ زمیں۔۔۔۔۔۔۔۔ہے ماں کے پیار کی صورت (مقدس)

(د)۔ نظم وضبط کو اپنا میر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جانو (کارواں)

(ہ)۔اس چمن کے۔۔۔۔۔۔۔۔پر رنگ وآب تم سے ہے (پھولوں)

۳۔ متن کے مطابق درست جواب کا انتخاب کیجیے:

(الف) تم اس وطن کے ہو:

الف۔ پاس باں

(ب) اس چمن کے پھولوں پر تم سے ہے:

د۔ رنگ وآب

(ج)۔ اس زمیں کا ہر ذرّہ تم سے ہے

ج۔ آفتاب

(د)۔ تمہارے لیے کہکشاں کے جادے ہیں:

ج۔ رہ گزر

(ہ)۔ اس زمیں کی مٹی میں کون ہے:

ج۔ شہیدوں کا

(و)۔ قوم کی امیدوں کا مرکز ہے:

د۔ ارضِ پاک

(ز)۔ اپنا میر کارواں جانو:

الف۔ نظم وضبط کو

(ح)۔ یہ زمیں ماں کے پیار کی صورت ہے۔

ج۔ مقدس

(ط)۔ مت گنوانالوگو:

د۔ دولتِ یقین

(ی)۔ یہ وطن امانت ہے اور تم لوگ ہو:

الف۔ امیں

قواعد سیکھیں

۷۔ واحد الفاظ کی جمع بنایئے

جواب۔

واحد الفاظ	جمع
جھنڈا	جھنڈے
زمین	زمینیں
داستان	داستانیں
وقت	اوقات
قوم	اقوام

۸۔ فعل ماضی کی اقسام ماضی قریب اور ماضی بعید پر پانچ پانچ جملے تحریر کیجیے:

جواب۔

ماضی قریب کے جملے:

1. میں نے ابھی ابھی کھانا کھایا ہے۔
2. اس نے کچھ دیر پہلے کتاب پڑھی ہے۔
3. ہم نے ابھی بازار سے سبزیاں خریدی ہیں۔
4. استاد نے ابھی سبق ختم کیا ہے۔
5. بچوں نے ابھی کھیلنا ختم کیا ہے۔

ماضی بعید کے جملے:

1. جب میں پہنچا تو وہ پہلے ہی جا چکا تھا۔
2. استاد کے آنے سے پہلے طلبہ سبق یاد کر چکے تھے۔
3. بارش ہونے سے پہلے کسان کھیت میں کام مکمل کر چکا تھا۔
4. ہم نے امتحان کے نتائج آنے سے پہلے ہی تیاری کر لی تھی۔
5. وہ پارٹی شروع ہونے سے پہلے ہی گھر جا چکا تھا۔

۹۔ پانچ جملے تحریر کیجیے جن میں استعارہ کا استعمال ہوا ہو:

جواب۔

1. وقت کا دریا تیزی سے بہہ رہا ہے۔
2. زندگی ایک چراغ کی مانند ہے جو ہوا کے جھونکوں سے لرزتی رہتی ہے۔

3. علم روشنی ہے جو جہالت کے اندھیروں کو مٹا دیتی ہے۔

4. اس کی آنکھیں چمکتے ہوئے ستارے لگ رہی تھیں۔

5. حسد کی آگ نے اس کے دل کو جلا کر راکھ کر دیا۔

کچھ نیا لکھیں

۱۰۔ نیچے دیے گئے بند کی تشریح کیجیے:

یہ زمیں مقدس ہے ماں کے پیار کی صورت

اس چمن مین تم سب ہو برگ و بار کی صورت

دیکھنا گنوانا مت، دولت یقیں لوگو

یہ وطن امانت ہے اور تم امیں لوگو

جواب۔

تشریح:

شاعر ان اشعار میں وطن کی عظمت، ماں کی محبت اور قوم کی ذمہ داریوں کو بیان کر رہا ہے۔

پہلے مصرع میں شاعر وطن کو مقدس زمین قرار دیتا ہے اور اسے ماں کی محبت سے تشبیہ دیتا ہے۔ جس طرح ماں کی محبت بے لوث اور خالص ہوتی ہے، اسی طرح وطن بھی اپنی اولاد کو بے پناہ محبت اور تحفظ فراہم کرتا ہے۔

دوسرے مصرع میں شاعر کہتا ہے کہ وطن ایک خوبصورت چمن کی مانند ہے، اور اس چمن میں رہنے والے تمام لوگ درخت کے پتوں اور پھلوں کی طرح ہیں، جو اس کی زینت اور ترقی کا باعث بنتے ہیں۔

تیسرے مصرع میں شاعر لوگوں کو نصیحت کرتا ہے کہ وہ اپنے یقین اور ایمان کی دولت کو کبھی ضائع نہ کریں، کیونکہ یہی دولت ان کی ترقی اور کامیابی کا ضامن ہے۔

آخری مصرع میں شاعر یاد دلاتا ہے کہ وطن ایک امانت ہے، اور اس کے باسی اس کے امین ہیں۔ یعنی ہر شہری پر لازم ہے کہ وہ اپنے وطن کی حفاظت کرے اور اس کی ترقی میں اپنا کردار ادا کرے۔

یہ اشعار حب الوطنی، قومی ذمہ داری اور اتحاد کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔

۱۱۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

الفاظ	جملے
نظم وضبط	کسی قوم کی ترقی کی بنیاد اس کا نظم وضبط ہوتا ہے۔
چمن	خدا کرے میرا چمن سلامت رہے۔
امانت	امانت دار انسان پر لوگ اعتماد کرتے ہیں۔
داستان	کربلا میں امام حسین کی داستان بہت رولانے والی ہے۔
پرچم	پاکستان کے پرچم کی پوری دنیا میں ایک وقار ہے۔

۱۲۔ ملی نغمے کا خلاصہ تحریر کیجیے:

جواب۔ کلیم عثمانی اس نظم ''ملی نغمہ'' کے شاعر ہیں۔اس میں شاعر وطن کی حیثیت کا تعین کرتا ہے کہ یہ وطن تمہارا ہے اور تم ہی اس کے محافظ ہو۔اس ملک پر آنے والی ساری بہاریں تمہاری وجہ سے ہیں اس ملک کی شان تم سے ہے۔جب اس وطن کے تم ہی وارث ہو تو تم پر لازم ہے کہ اپنے وطن کے تحفظ کے لیے اقدامات کرو۔اس کے بنیادی ضرورتوں کے تم محافظ بن جاؤ۔یہ وطن بہت قیمتی ہے کہ اس کی زمین پر شہدا کا خون گرا ہوا ہے۔شاعر اس دھرتی کو مقدس گردانتا ہے جیسے ماں کا رشتہ مقدس ہے۔اس کو سنبھال کر رکھنے کا وعدہ لیتا ہے کوئی ایسا کام جو وطن کے لیے نقصان دہ ہو۔خود بھی نہ کرنا اور کسی کو بھی جرات نہیں ہونی چاہیے۔

سبق ۱۴

منشیات سے انکار، زندگی سے پیار

مشق

میرے کرنے کے کام

ا۔ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

(الف)۔ منشیات کیا ہے؟

جواب۔ اخلاق کی پاکیزگی کو جو چیز انسان کو تباہ کرتی ہے اس کا نام نشہ ہے۔ نشہ کرنے اور نشہ آور چیزوں کو منشیات کہتے ہیں۔

(ب)۔ قرآن مجید میں منشیات کے بارے میں کیا فرمان ہے؟

جواب۔ سورۃ المائدہ (5:90-91) میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"یَاأَیُّهَاالَّذِینَ آمَنُوااِنَّمَاالْخَمْرُوَالْمَیْسِرُوَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُونَ"

ترجمہ " :اے ایمان والو! شراب، جوا، بتوں کے چڑھاوے اور قسمت کے تیر (یہ سب) ناپاک شیطانی کام ہیں، سو ان سے بچو تاکہ تم فلاح پاؤ۔"

(ج)۔ نشہ کی عادت کیسے پڑتی ہے؟

جواب۔ نشہ ایک ایسی عادت ہے جس میں انسان نشہ آور چیز مقدار میں تھوڑی سی استعمال کرتا ہے اور آہستہ آہستہ اس کا عادی بن جاتا ہے۔ اس کے بعد اس عادت سے چھٹکارا مشکل ہو جاتا ہے۔

(د)۔ میڈیکل سائنس اور ڈاکٹرز منشیات کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب۔ ڈاکٹرز اور میڈیکل سائنس اس بات پر متفق ہیں کہ منشیات کی کوئی بھی قسم انسان کے لیے زہر ہے بلکہ سست رفتار موت ہے جو انسان کے جسم کو کھوکھلا کر دیتا ہے اور عمر کم ہو جاتی ہے۔ انسان جوانی میں ہی مبوڑھا ہو جاتا ہے۔

(ہ)۔ منشیات کے چند اہم نقصانات بیان کریں۔

جواب۔ منشیات کے چند اہم نقصانات درج ذیل ہیں:

۱۔ انسان کی صحت تباہ ہو جاتی ہے۔

۲۔ انسان کی معاشرتی حیثیت کو شدید دھچکا لگتا ہے۔

۳۔ انسان کی معاشی صورتحال انتہائی خراب ہو جاتی ہے۔

۴۔ گھر بار سب چھوٹ جاتا ہے۔

۵۔ مذہبی اور اخلاقی لحاظ سے وہ پسماندہ ہو جاتا ہے۔

۲۔ متن کے مطابق خالی جگہیں پُر کیجیے:

(الف)۔ نشہ کو تمام برائیوں کی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہا گیا ہے۔ (جڑ)

(ب)۔ زندگی ایک مقدس ۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے۔ (امانت)

(ج)۔ اُم الفواحش کا مطلب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے۔ (اُم الخبائس)

(د) منشیات فروش لوگوں کا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ چوستا ہے۔ (خون)